⊙ ڈاکٹر غلام اکبر
صدر شعبہ فارسی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
⊙⊙ نسیم الرحمان
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ فارسی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

میرزا قتیل کے دستوری مباحث میں حافظ شیرازی کی شعری مثالیں

Abstract:

Hafiz Shirazi is a renowned Persian poet not only in Iran but also in subcontinent. Many of poets from sub-continent translated and followed the style of Hafiz Shirazi's ghazal. Mirza Muhammad Hassan Qateel is one of them who followed his poetic style and coated his poetry as examples in his literary works. This article consists of Introduction of the life of Mirza Qateel, his literary work and the poetic examples of Hafiz Shirazi coated by Mirza Qateel in his poetry.

Keywords:

Ghazal Hafiz Qateel Subcontinent

حافظ شیرازی غزل کے سب سے بڑے شاعر ہیں۔ انھوں نے فارسی غزل کو تاثیر اور شیرینی میں اس درجے تک پہنچا دیا ہے جہاں کسی اور کے لیے پہنچنا محال ہے۔ حافظ شیرازی کا یہ کہنا بالکل بجا ہے:

شعرِ حافظ همه بیت الغزلِ معرفت است
آفرین بر نفسِ دلکش و لطفِ سخنش (۱)

حافظ شیرازی کی شہرت ان کی زندگی میں ہی برصغیر تک پہنچ گئی اور حافظ کا سبک ایران کے ساتھ ساتھ برصغیر میں بھی مروج ہوا۔ برصغیر میں دیوان حافظ کے قلمی نسخے لکھے گئے جو لائبریریوں کی زینت ہیں۔ حافظ کی غزلوں پر شرحیں لکھی گئیں۔ حافظ کی پیروی میں غزلیں کہی گئیں۔ اور حافظ کی غزلوں کے مقامی زبانوں میں ترجمے کیے گئے۔

ڈاکٹر ابوالقاسم رادفر کے مطابق:

"نظر به استقبالی که از دیوان غزلیات حافظ از زمانهای گذشته می شده،
تقریباً از همان دوران توضیح واژه ها و اصطلاحات اشعارش به صورت

کتابها و رسالات انجام گرفته که بخش بسیار زیادی از آن آثار در شبه قاره تالیف شده است، که در کتابخانه ها چه به صورت خطی و چه چاپی وجود دارد۔۔۔" (۲)

ڈاکٹر رضا مصطفوی سبزواری کے مطابق:

"شهرت و آوازه ی فراگیر اشعار حافظ پس از کشور حافظ در شبه قاره بود. انبوهی نسخه های خطی دیوان حافظ، کتابهای چاپی تالیف شده در باره ی شعر حافظ و شرح اشعارش و تالیف مقاله های زیادی در تبیین اندیشه های او دلایل استواری بر مقبولیت حافظ در برون سوی مرزهای جغرافیایی ایران تواند بود." (۳)

میرزا محمد حسن قتیل دہلوی برصغیر کے معتبر فارسی شناسوں میں سے ہیں۔ فارسی گرامر، لغت نویسی، تاریخ نویسی، نقد و انتقاد، انشا پردازی، شاعری، عروض اور دیگر موضوعات پر ان کی بیس کے قریب کتابیں ہیں جن میں سے کچھ چھپی ہوئی ہیں جبکہ باقی خطی نسخوں کی شکل میں مختلف لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ قتیل حافظ شیرازی کے بڑے معتقد ہیں اور شاعری میں حافظ کے پیرو ہیں۔ وہ حافظ کو استادِ عشق مانتے ہیں اور اس کا اظہار یوں کرتے ہیں:

قتیل، از عاشقی در هر قدم تقلیدِ حافظ کن
"که سالك بی خبر نبود ز راه و رسمِ منزلها" (۴)

میرزا قتیل کے مختصر حالات اور تصانیف:

میرزا قتیل ۱۱۷۰-۱۱۷۲ہجری/ ۱۷۵۷-۱۷۵۹عیسوی کے دوران دہلی کے ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی نام دیوالی سنگھ تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور محمد حسن نام اور قتیل تخلص اختیار کیا۔ کچھ دیر دہلی میں رہے۔ بعد میں لکھنو چلے گئے۔ کچھ عرصہ نواب آصف الدولہ کے دربار میں رہے۔ بعد میں سلطنت دہلی کے شاہزادے میرزا اسکندر شکوہ کی خدمت میں رہے۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۳۳ہجری/ ۲ مارچ ۱۸۱۸ء کو وفات پائی اور قیصر باغ لکھنو میں دفن ہوئے (۵)۔ قتیل کی تصانیف کی مختصر فہرست یہ ہے:

مطبوعہ تصانیف:

- ☆ ثمرات البدایع: قتیل کے رقعات کا یہ مجموعہ منشی رحمت اللہ خان نے مرتب کیا ہے۔
- ☆ چهار شربت: یہ کتاب علم عروض و قافیہ، رقعات نویسی، فارسی لغت اور ترکی زبان کی گرامر پر مشتمل ہے۔
- ☆ شجرة الامانی: یہ مختصر کتاب فصاحت، تنقید اور زبانشناسی پر مشتمل ہے۔
- ☆ دریائے لطافت: یہ کتاب قتیل اور انشا اللہ خان انشا کی مشترک تصنیف ہے۔ کتاب کا پہلا حصہ انشا نے لکھا ہے جبکہ عروض اور منطق کا حصہ قتیل کا لکھا ہوا ہے۔
- ☆ قوانین زبان ترکی به زبان فارسی

☆ مظہر العجایب : یہ کتاب فارسی لغت پر مشمل ہے۔اس میں نوآموزوں کے لیے تشبیہات، مناسبات اور مرکب مصادر وغیرہ اکٹھے کیے گئے ہیں۔

☆ معدن الفواید : قتیل کے رقعات کا مجموعہ ہے جو اس کے شاگرد خواجہ امام الدین امامی نے مرتب کیا۔اس میں ایک سو بیاسی رقعات ہیں۔

☆ نہر الفصاحت : اس کتاب میں قتیل نے ان غلطیوں کا بیان کیا ہے جو برصغیر کے فارسی شناسوں کے ہاں پائی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ زبانشناسی، عروض، مکاتیب سے متعلق مباحث بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔یہ کتاب ۲۰۱۵ء میں شعبہ فارسی جی سی یونیورسٹی کی طرف سے مرتب ہوکر شائع ہوچکی ہے۔

☆ ھفت تماشا : اس کتاب کے سات ابواب ہیں۔یہ کتاب برصغیر کی مختلف اقوام بالخصوص ہندوؤں کی سماجی تاریخ پر مشتمل ہے۔

قتیل کی غیر مطبوعہ تصانیف:

☆ دیوان اشعار: یہ دیوان غزلیات، ترکیب بند، ترجیع بند، مراثی مخمس اور رباعی پر مشتمل ہے۔حصہ غزلیات جی سی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کے مقالے کے طور پر مرتب ہو چکا ہے۔

☆ رقعات مرزا قتیل : رقعات قتیل کا یہ مجموعہ پنجاب یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔یہ نسخہ 92-1990 میں ایم اے فارسی کے مقالے کے طور پر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی سے مرتب ہو چکا ہے۔

☆ شوقیه: یہ تصنیف ادب عرفانی کے بارے میں

☆ فرمان جعفری

☆ قانون مجدد: یہ کتاب عربی زبان کی صرف ونحو کے بارے میں ہے۔

☆ مثنوی صبح بهار: یہ تاریخی اور رزمیہ مثنوی ہے۔

☆ منشآت قتیل: یہ رسالہ قتیل کے دیوان اشعار کے دیباچہ اور کچھ رقعات پر مشتمل ہے۔

☆ نقلیات قتیل: مجموعہ نقلیات (۲)

مرزا قتیل نے نہ صرف حافظ کی پیروی میں غزلیں کہیں بلکہ انھوں نے حافظ شناسی میں ایک اور قدم بڑھایا اور اپنے دستوری اور بلاغی مباحث میں حافظ شیرازی کے اشعار کو مثال کے طور پر پیش کیا۔اس طرح قتیل نے حافظ کے اشعار کو عملی تنقید وتحسین کا حصہ بنایا۔قتیل نے اپنی کئی تصانیف میں حافظ کے اشعار کی مثالیں پیش کی ہیں جو یہاں درج کی جاتی ہیں:

1۔مثال حذف الف ندا:

قتیل نے اپنی تصنیف شجرۃ الامانی میں فرع دوم میں مختلف کلمات اور ان کے حذف کے بیان میں الفِ ندا کے بارے میں لکھا ہے:

و آنچه در آخر کلمه باشد، چند نوع بود چون الف ندا و حذف آن نیز

جایز بود.(۷)

(اور وہ الف جو کلمہ کے آخر میں آتا ہے، کئی اقسام کا ہے جیسے کہ الفِ ندا اور اس کا حذف بھی جائز ہے)

الفِ ندا کے حذف کی مثال میں قتیل نے حافظ شیرازی کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

ساقی! بہ نورِ بادہ بر افروز جامِ ما
مطرب! بگو، کہ کارِ جهان شد بہ کام ما (۸)

پہلے مصرع میں 'ساقی' اے ساقی اور دوسرے مصرع میں 'مطرب' اے مطرب کے معنی دے رہا ہے۔

2۔مثال سقوط حرف در تقطیع:

قتیل نے نہر الفصاحت میں تقطیع کی بحث میں لکھا ہے کہ اگر دو ساکن حروف مصرع کے آخر میں آ جائیں تو دونوں حروف تقطیع میں گر جاتے ہیں:

"و اگر همین الفاظ در آخر مصاریع افتد، دو حرف هم در تقطیع ساقط شود.(۹)

اس کی مثال میں قتیل نے حافظ شیرازی کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

بدہ ساقی مےِ باقی کہ در جنت نخواهی یافت
کنارِ آبِ رکنا باد و گلگشتِ مصلّی را

تقطیع: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن. "فا" و "تا" در آخر مصرع اوّل خارج از وزن افتد و این قدر تفاوت روا بود و خللی در کلام پیدا نشود به خلاف سکته." (۱۰)

3۔کاف بیانی کی مثال:

قتیل نے نہر الفصاحت کی موجِ سوم میں ان الفاظ کا ذکر کیا ہے جو جملے میں ضرور آنے چاہئیں۔ان میں سے ایک لفظ 'کافِ بیانی' یعنی 'کہ' ہے۔کاف بیانی کا ذکر کرتے ہوئے قتیل نے وہ جملے لکھے ہیں جن کے بعد کاف بیانی ضرور آنا چاہیے۔جیسے 'زہی'، 'خہی'، 'بنازم ترا'، 'آفرین برتو' وغیرہ۔ان میں سے 'آفرین برتو' کی مثال میں قتیل حافظ کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

آفرین بر دلِ نرمِ تو، کہ از بهرِ ثواب
کشتۂ غمزۂ خود را بہ نماز آمدہ ای (۱۱)

آگے چل کر کافِ بیانی کے ذیل میں ہی حافظ کا ایک اور شعر بطورِ مثال درج کیا ہے:

من کہ سر بر نیاورم بہ دو کون
گردنم زیرِ بارِ منتِ اوست (۱۲)

4۔مراعات ضمیر:

ضمیر کی بحث میں قتیل نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ شعر کے ایک مصرع یا دونوں مصرعوں میں ضمیر کا صیغہ یکساں ہو:

مستحسن است که ضمیر مفرد را با ضمیر جمع یکجا نکنند... (۱۳)

ضمیر مفرد کو ضمیر جمع کے ساتھ یکجا کرنے کی مثال میں قتیل نے حافظ شیرازی کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

عــزمِ دیـدارِ تـو دارد جـانِ بـر لـب آمـده

بــاز گــردد یــا بــرآید، چیست فرمانِ شما؟ (۱۴)

پہلے مصرع میں ضمیر مفرد 'تو' ہے اور دوسرے مصرع میں ضمیر جمع 'شما' استعمال ہوئی ہے۔

5۔مثال غلو:

چہار شربت میں قتیل نے قافیہ کے عیوب میں لکھا ہے کہ قافیہ کے حروف میں متحرک اور ساکن کا فرق نہیں ہونا چاہیے۔اس کی مثال میں حافظ شیرازی کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

صـلاحِ کـار کـجـا و منِ خـراب کـجا

ببین، تفاوتِ ره از کجاست تا به کجا (۱۵)

شعر درج کرنے کے بعد قتیل نے لکھا ہے:

"بلاغت این شعر دانندگان این فن را از خوض در عیب باز می دارد.

غالب که خواجه (حافظ) هم از فرط بلیغ آمدنش، این قدر عیب را گوارا

داشته باشد." (۱۶)

اس شعر کی بلاغت فن کے جاننے والوں کو عیب کی طرف متوجہ ہونے سے باز رکھتی ہے۔اغلب ہے کہ خواجہ نے بھی شعر کے بلیغ ہونے کی وجہ سے اس قدر عیب کو گوارا کرلیا ہو۔

6۔مثال تجنیس مرکب مجموع:

چہار شربت میں صنعت تجنیس کی وضاحت کرتے ہوئے قتیل نے حافظ شیرازی کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

چـراغِ رویِ تـرا شـمـع گشـت پـروانـه

مـرا، بـه جـانِ تـو! از حـالِ خویـش پـروا، نـه

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں 'پروانہ' کا لفظ آیا ہے۔ پہلے مصرع میں یہ مکمل لفظ ہے مگر دوسرے مصرع میں 'پروا' اور 'نہ' کا مرکب ہے۔اس شعر کے بعد قتیل نے لکھا ہے:

پروا نه، تجنیس مرکب مجموع است در شعر حافظ و در معمول بنای

قافیه بر تلفظ باشد. کمی و بیشی حروف از رویِ کتابت اعتبار

نکنند۔" (۱۷)

حافظ کے شعر میں 'پروانہ' تجنیس مرکب مجموع ہے اور عام طور پر قافیہ کی بنیاد تلفظ پر ہوتی ہے۔ کتابت کے لحاظ سے حروف کی کمی بیشی شمار نہیں ہوتی۔

7۔مثال 'نہ' بہ معنی 'نیست':

معدن الفوائد میں خواجہ امامی کو خط میں 'نہ' بمعنی 'نیست' کی مثال میں قتیل نے حافظ کا درج ذیل شعر پیش کیا ہے:

چراغ رویِ ترا شمع گشت پروانہ
مرا، بہ جانِ تو! از حالِ خویش پروا، نہ (۱۸)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں 'نہ' نیست کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ حافظ شمس الدین محمد شیرازی، دیوان حافظ باشرح کامل ابیات، (تہران: انتشارات گنجینہ، ۱۳۸۸ش)، مرتبہ: ناہید فرشادمہر، ص۲۸۱

۲۔ ابوالقاسم رادفر، درآمدی بر حافظ پژوھی درشبہ قارہ، مشمولہ: قند پارسی، ویژہ نامۂ حافظ (دہلی نو: فصل نامۂ رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، ۱۳۷۵ش)، شمارۂ ۱۱، ص۱۳۹

۳۔ سبزواری مصطفوی، حافظ پژوہی درشبہ قارہ ہند و پاکستان، مشمولہ: مجلّہ حافظ، (بہمن، ۱۳۹۰ش)، شمارہ ۹۰، ص۴۳

۴۔ قتیل دہلوی، نہر الفصاحت، (لاہور: مجلس تحقیق وتالیف شعبہ فارسی، جی سی یونیورسٹی، ۲۰۱۵ء)، ص۱۲۵

۵۔ نہر الفصاحت، ص۷۔۱۱

۶۔ ایضاً، ص۱۷۔۳۰

۷۔ قتیل دہلوی، شجرۃ الامانی، (لکھنؤ: مطبع مصطفائی، ۱۲۵۷ہجری)، ص۸

۸۔ ایضاً

۹۔ نہر الفصاحت، ص۷۵

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ ایضاً، ص۸۷

۱۲۔ ایضاً، ص۸۸

۱۳۔ ایضاً، ص۸۸

۱۴۔ ایضاً، ص۹۹

۱۵۔ قتیل دہلوی، میرزا محمد حسن، چہار شربت، (لکھنؤ: مطبع محمدی، ۱۲۶۱ہجری)، ص۲۳

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً، ص۲۵۔۲۶

۱۸۔ قتیل دہلوی، معدن الفواید (رقعات میرزا قتیل)، (لکھنؤ: مطبع سلطان المطابع، ۱۲۶۵ہجری)، ص۷۶